OPEN ACCESS
Al-Qālam القلم
P-ISSN: 2071-8683; E-ISSN: 2707-0077
Volume 28, Issue, 2, 2023
http://alqalamjournalpu.com/

فرقہ واریت کے خاتمہ میں مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ کی افکارِ وحدت : تجزیاتی مطالعہ

Maulana Syed Abul Ala Maududi's Thoughts of Unity in Ending Sectarianism: Analytical Study

Dr. Naveed Khan,
Lecturer Govt.Postgraduate College Haripur, Pakistan.
Awais Hameed Khan
MPhil Scholar, Sheikh Zayed Islamic Center, University of the Punjab Lahore, Pakistan

Abstract

KEYWORDS:

Sectarianism, differences, unity, differences, thoughts.

Date of Publication:
30-12-2023

The importance of keeping the Muslim Ummah united and harmonious cannot be denied. It is the urgent need of the hour to try to create unity and closeness, especially among the Muslims of Pakistan, so that the struggle for the implementation of the Islamic system in the country can be done through collective strength. People of insight have been striving for it in every age.Maulana Syed Abul Ala Maududi is also one of those personalities who was a great proponent of the unity of the Ummah. He called national prejudice, religious intolerance and sectarianism completely against the spirit of Islam and the unity of the Ummah as the basic requirement of Islam. Among his first priorities was the revival of Islam and the solution to the problems faced by the world of humanity, which he approached through unity. He considered it impossible without the Ummah. In his writings, he comprehensively described the benefits of unity of the Ummah and the disadvantages of divisiveness and the elimination of racial, linguistic, regional, religious and sectarian prejudices. Below are his writings. In the light of this, a review of the ideas related to communal harmony and unity of the Ummah has been presented.

تمہید:

امت مسلمہ کو متحد اور ہم آہنگ رکھنے کی اہمیت کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ پاکستان کے مسلمانوں کے مابین بالخصوص اتحاد و وحدت اور قربت پیدا کرنے کے لئے مساعی بروئے کار لانا وقت کی اشد ضرورت ہے تاکہ اجتماعی قوت کے ذریعہ ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی جدوجہد کی جاسکے۔ اہل بصیرت ہر دور میں اس کے لئے کوشاں رہے۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ بھی ان ہستیوں میں سے ہیں جو اتحاد امت کے زبردست داعی تھے۔ آپؒ نے قومی تعصب ،مذہبی عدم برداشت اور فرقہ واریت کو اسلام کے مزاج کے یکسر مخالف اور اتحاد امت کو اسلام کا بنیادی تقاضا قرار دیا۔ آپؒ کی اولین ترجیحات میں احیائے اسلام اور عالم انسانیت کے درپیش مسائل کا حل تھا جس تک رسائی آپؒ وحدتِ امت کے بغیر ناممکن سمجھتے تھے۔ آپؒ نے اپنی تحاریر میں اتحاد امت کے فوائد اور تفرقہ بازی کے نقصانات اور نسلی، لسانی، علاقائی ،مذہبی اور فرقہ وارانہ تعصبات کے خاتمہ کے لئے آراء کو جامع انداز میں بیان کیا، اس آرٹیکل میں مولانا مودودیؒ کی تحاریر کی روشنی میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور وحدتِ امت کے متعلق افکار کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

تعارف

انگریزی زبان میں میں فرقہ واریت کے لئے "Schism" کا لفظ مستعمل ہوا ہے:

"The term sectarianism is the combination of two words i.e.sect and ism, which means a group of people and ideology respectively. Thus sectarianism means the ideology of a group making it different and distinct from others ,it is the strong support for a particular religious or political group, especially when this leads to violence between different groups.[1]"

فرقہ واریت کا مطلب ایک گروہ کا نظریہ ہے جو اسے دوسروں سے مختلف اور ممتاز بناتا ہے۔ آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق یہ کسی خاص مذہبی یا سیاسی گروہ کی مضبوط حمایت ہے۔ خاص طور پر جب یہ مختلف گروہوں کے درمیان تشدد

کا باعث بنتا ہو۔ فرقہ واریت تعصب کی بناپر اپنے گروہ کی طرف داری اور دوسروں کی مخالفت کرتے ہوئے تنظیم، تحریک یا مذہبی جماعت میں تقسیم ہونے کو کہتے ہیں۔[2]

وحدت سے مراد یہ ہے کہ تمام مسلمان جس مذہب کے پیروکار ہوں وہ مشترک اصولوں کے تحت باہم متحد ہو کر اختلافی مسائل کو اپنے حلقہ تک محدود رکھیں۔ایک دوسرے کے مقدسات کی توہین نہ کریں اور مسالک اسلامیہ کے اندر موجود مشترک نظریات کا پرچار کریں اور اسی کی پیروی کریں۔ وحدت کا مطلب یہ ہر گز نہیں کہ مختلف مکاتبِ فکر اپنے مذہبی عقائد سے دست بردار ہو جائیں یا تمام مسالک کی نفی کر کے کسی ایک مذہب پر اتفاق کرلیں۔گذشتہ سالوں کے دوران ہزاروں افراد فرقہ وارانہ تشدد کا نشانہ بن چکے ہیں۔جن میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ افراد کو محض مسلکی تعصب کی بناپر نشانہ بنایا گیا۔یہ رجحان عالمی سطح پر پاکستان کے وقار اور تشخص کے لئے نقصان دہ ہے۔ماضی میں بھی پاکستان میں علمائے کرام نے بین المسالک ہم آہنگی کے لئے کوششیں کی ہیں جو کافی حد تک ثمر آور رہی ہیں جن کی بدولت فرقہ وارانہ تشدد ایک حلقہ تک محدود رہااور عوام اس سے لا تعلق رہے۔ ماضی قریب میں ملی یکجہتی کونسل، متحدہ مجلسِ عمل سمیت کئی فورم معرض وجود میں آئے جس میں تمام مکاتب فکر کے جید علمائے کرام نے مسلکی شدت پسندی کے خلاف بھرپور جہاد کیا، جید اکابرین نے اجتماعیت اور وحدت کے موضوعات پر کتب تحریر کیں اور مسلکی منافرت کو کم کرنے میں کردار ادا کیا۔ زیر نظر مقالہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی فرقہ واریت کے خاتمہ اور وحدتِ امت کے سلسلے میں افکار کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ:

مذکورہ موضوع" فرقہ واریت کے خاتمہ میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی افکاروحدت (تجزیاتی مطالعہ)"بڑی اہمیت کا حامل ہے اس موضوع کی اہمیت کے پیشِ نظر مصنفین نے فرقہ واریت کے اسباب ، عوامل، اثرات ، اس کے خاتمہ اور سدباب کے لئے اقدامات اور وحدت امت جیسے موضوعات کو درج ذیل کتب میں زیر بحث لایا ہے۔

1. اتحاد بین المسلمین وقت کی اہم ضرورت، مصنف : مولانا عبدالستار خان نیازی، ناشر مکتبہ رضویہ لاہور ،ط:۱۹۸۵ء

اس کتاب میں فرقہ واریت کی تردید اور مسالکِ دینیہ کے لئے وحدت امت کے اصول وضوابط کا ذکر کیا گیا ہے جن پر عمل کر کے فرقہ واریت کو ختم کیا جاسکتا ہے۔

2. فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے حکومتی اقدامات –ایک جائزہ، مقالہ نگار ڈاکٹر طاہر رضا بخاری، القلم میں ۲۰۱۵ء میں شائع ہو چکا ہے۔

مذکورہ تحقیقی مضمون میں فرقہ واریت کے خاتمہ میں ان اقدامات کا تذکرہ کیا گیا ہے جو حکومتِ پنجاب کی طرف سے کئے گئے ہیں، نیز فرقہ واریت کے اسباب وعوامل کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

3. فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے، مصنف پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری، منہاج القرآن پرنٹرز لاہور، ۲۰۰۱ء میں شائع ہوئی چکی ہے۔

اس کتاب میں مصنف نے اسلامی معاشرے کے قیام کے لئے انفرادی اور اجتماعی ذمہ داری کے علاوہ فرقہ پرستی کے خاتمے کے لئے ممکنہ لائحہ عمل پر روشنی ڈالی ہے۔

4. سید مودودیؒ اور ان کے سیاسی افکار، مقالہ نگار فرید احمد پراچہ ،۲۰۰۰ء کو پنجاب یونیورسٹی لاہور میں علوم اسلامیہ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کے لئے پیش کیا جاچکا ہے۔

مذکورہ مقالہ میں محقق نے مولانا مودودیؒ کے سیاسی افکار کا جائزہ پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ متعدد رسائل وجرائد اور تصنیفات ایسی ہیں جن میں مولانا مودودیؒ کی علمی، تحقیقی، سیاسی خدمات کو زیر بحث لایا گیا ہے لیکن آپؒ کی اتحاد امت کے سلسلے میں کوششوں اور افکار وحدت کے متعلق مستقل کوئی تالیف نظر سے نہیں گزری۔ فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے انٹرنیٹ پر کچھ مواد بھی موجود ہے جو مذکورہ موضوع کا مکمل احاطہ نہیں کرتا۔ کسی مکمل تحریر میں اس

موضوع پر بالاستیعاب تبصرہ نہیں کیا گیا۔ لہٰذا اس امر کی ضرورت محسوس کی گئی کہ مستقل طور پر تحقیقی مقالے کا موضوع قرار دیتے ہوئے اس کے اطراف وجوانب سے بحث کی جائے جس میں بالخصوص فرقہ واریت کے خاتمہ میں مولانا مودودیؒ کی افکار اور آراء کو اجاگر کیا جائے تا کہ یہ معلوم ہو سکے کہ وحدتِ اسلامی کے سلسلے میں مولانا مودودیؒ کی کیا افکار ہیں جو امت کے اتحاد واتفاق میں ممد ومعاون ثابت ہو سکتی ہیں تا کہ اس کی روشنی میں تمام مکاتبِ فکر اپنی خامیوں کو پرکھ کر ان سے اجتناب کر سکیں اور خوبیوں سے آگاہ ہو کر عوام کا ربط مذہب کے ساتھ قائم ہو جائے اور مملکت پاکستان گروہی اختلافات سے پاک ملک اور امن کا گہوارہ بن سکے لہٰذا امید کی جاسکتی ہے کہ یہ ادنیٰ کوشش پاکستان میں فرقہ وارانہ کشائد کے سدِباب میں اہم موڑ ثابت ہو۔

موضوع تحقیق کے بنیادی سوالات

1. مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ کی افکار وحدت کیا ہیں؟

2. آپؒ نے فرقہ واریت کے خاتمہ میں کیا کردار ادا کیا ہے؟

مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ کا خاندانی پسِ منظر

مولانا مودودیؒ کا خاندان کا تعلق افغانستان سے تھا جنہوں نے نویں صدی ہجری کے آخر میں ہجرت کر کے ہندوستان میں سکونت اختیار کر لی تھی۔[3] آپ کے خاندان میں ایک بزرگ شاہ ابو الاعلیٰ جعفرؒ گزرے ہیں ان کے نام پر سید مودودی کا نام ابوالاعلیٰ رکھا گیا۔[4] آپ کے اجداد میں سلسلہ چشتیہ کے بانی قطب الدین مودود چشتی ہیں۔ چودھویں پشت پر جا کر آپ کا سلسلہ نسب ان سے ملتا ہے۔ ان کی طرف نسبت کی وجہ آپ کا نسبتی نام مودودی ہے۔[5]

پیدائش

آپؒ کے والدین اورنگ آباد (دکن) کے محلہ چیلی پورہ میں رہائش پذیر تھے، یہاں آپ کی پیدائش ۲۵ ستمبر ۱۹۰۳ء کو ہوئی[6]۔ آپؒ کے والد کانام سید احمد حسن تھا جنہوں نے وکالت کی سند الہٰ آباد سے حاصل کی۔ سر سید احمد خانؒ کی قائم کردہ درسگاہ علی گڑھ کے ابتدائی طلبہ میں سے تھے اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے دورہ حدیث کی تکمیل کی۔[7]

تعلیمی مراحل

مولانا مودودیؒ کو ان کے والد نے نو سال کی عمر تک گھر میں تعلیم دینے کا بندوبست کیا۔ آپ نے عربی، فارسی، حدیث اور اسلامی قانون میں تعلیم حاصل کی۔ گیارہ سال کی عمر میں آٹھویں جماعت میں اپنے شہر اورنگ آباد میں مدرسہ فوقانیہ (انٹر میڈیٹ) میں داخلہ لیا۔ یہ مدرسہ علامہ شبلی نعمانی نے قائم کیا تھا۔ اس کے بعد آپ نے ۱۹۱۴ء کو دارالعلوم حیدر آباد میں مولوی عالم کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے تشریف لے گئے لیکن والد کی بیماری کی وجہ سے تعلیمی سلسلہ منقطع ہو گیا۔ تاہم اپنی ذاتی شوق اور لگن سے اردو، عربی اور انگریزی زبان پر اتنا عبور حاصل کیا کہ انگریزی تاریخ، معاشیات، عمرانیات، فلسفہ اور سیاست کی کتب کا مطالعہ آسان ہو گیا۔ ۱۹۲۱ء کو دہلی میں قیام کے دوران شہر کے متعدد علماء سے عربی ادب، حدیث، تفسیر اور فقہ میں علمی پیاس بجھائی۔ آپ کے مشہور اساتذہ میں مولانا عبد السلام نیازی ہیں جن کا شمار دہلی کے نامور علماء میں ہوتا ہے۔ تفسیر بیضاوی، موطا امام مالک، جامع ترمذی، ہدایہ اور مطول کی کتب مولانا شریف اللہ سے اور مزید حدیث کا درس مولانا اشفاق الرحمٰن کاندھلوی سے حاصل کیا۔[8]

مولانا مودودیؒ کی افکارِ وحدت

مولانا مودودیؒ نے زندگی بھر اس اصول پر کاربند رہے کہ تعصب، تشدد اور فرقہ واریت اسلامی انقلاب کے راستے میں رکاوٹ ہے۔ تکفیر، تفسیق اور مذہبی عدم برداشت اسلامی انقلاب کی راہ میں مزاحم ہے اس سے عروج کی راہیں

کھوٹی ہو جاتی ہیں۔ آپؒ نے یہ مؤقف کسی وقتی سیاسی حکمتِ عملی کے تحت نہیں اپنایا بلکہ آپؒ کے نزدیک اتحاد امت اسلام کا بنیادی تقاضا ہے۔ آپؒ نے اپنی تقریری اور تحریری کاوشوں کے ذریعہ اتحاد امت، احیائے اسلام اور عالم انسانیت کے درپیش مسائل کا حل بیان کیا۔ ذیل میں آپؒ کی تحاریر کی روشنی میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور وحدتِ امت کے متعلق افکار کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

i. تشدد اور خفیہ سرگرمیوں کی مخالفت

گذشتہ چند برسوں میں بعض نام نہاد مذہبی تنظیموں اور اسلام کا سطحی علم کے حامل افراد نے تشدد کو سندِ جواز فراہم کرر کھا ہے۔ مغرب کی چیرہ دستیوں اور استعماری عزائم کی منصوبہ بندیوں کے خلاف شدید ردعمل رونما ہوا۔ مسلم ممالک کی مغرب نواز حکومتوں کے روح فرسا مظالم نے جلتی آگ پر تیل کا کام کیا۔ متعدد مذہب کا نام استعمال کرنے والی تنظیمیں پس پردہ مسلح جدوجہد میں مصروف عمل نظر آئیں۔ سید مودودیؒ نے کبھی اس طرح کی مہمات کی نہ تائید کی اور نہ ان کا ساتھ دیا۔ آپؒ نے قیامِ پاکستان سے قبل اور بعد، دونوں حالات میں دعوت اور جائز ذرائع سے انقلاب کے خواہاں تھے۔ تشدد اور طاقت کے غلط استعمال پر تنقید کرتے رہے اور اسے اسلامی انقلاب کی راہ میں مضر قرار دیتے رہے۔[9]

ii. تعلیم وتربیت کا اسلوب

آپؒ معاشرتی اصلاح، ذہنی اصلاح اور تعلیم وتربیت کو جائز ذرائع سے تعبیر کرتے ہیں۔ ایک تمدنی، اخلاقی اور اجتماعی انقلاب کے بعد ہی اسلامی انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔[10] آپؒ اپنے اس مؤقف پر زندگی کے آخری لمحات تک قائم رہے اور اپنے خطابات میں بھی اسی کی دعوت دیتے رہے۔ جب آپؒ کی سعودی عرب تشریف لے گئے تو وہاں مکہ مکرمہ میں اسلامی تحریکوں سے وابستہ نوجوانوں کو دورانِ خطاب فرمایا:

"اسلامی تحریک کے کارکنوں کو میری آخری نصیحت یہ ہے کہ انہیں خفیہ تحریکیں چلانے اور اسلحہ کے ذریعے سے انقلاب برپا کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ یہ بھی دراصل بے صبری اور جلد بازی ہی ایک صورت ہے۔ صحیح انقلاب ہمیشہ عوامی تحریک ہی کے ذریعے سے برپا ہوتا ہے۔ کھلے بندوں عام دعوت پھیلایئے، بڑے پیمانے پر اذہان کی اصلاح کیجئے، لوگوں کے ذہن بدلئے، اخلاق کے ہتھیاروں سے دلوں کو مسخر کیجئے اور اس کوشش میں جو خطرات اور مصائب بھی پیش آئیں، ان کو مردانہ وار مقابلہ کیجئے۔"[11]

ترغیب اور تلقین کا ذریعہ نہایت مؤثر اور دائمی ثابت ہوتا ہے۔ زبردستی اور اکراہ کے آلات و ذرائع فائدہ پہنچانے کے بجائے نقصان کا باعث بنتے ہیں۔ تشدد اور توڑ پھوڑ کے ذریعہ مستحکم اور پائیدار نظام حکومت کی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ اسلامی ریاست میں نبی کریم ﷺ کے سرفروش اصحاب نے ماریں کھائیں، تپتی ریت اور انگارروں پر لٹائے گئے، لیکن اس سب کے باوجود کندہن ہو کر نکلے اور پورا عرب ان کے مقابلے کی سکت نہ رکھ سکا۔ لہٰذا اس راہ کے سپاہیوں کو بھی اسی طرز پر محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ انقلاب کی راہ میں رکاوٹیں حائل کرنے والوں کے مصائب ، بدتمیزیوں کا استقامت اور صبر سے مقابلہ کرنے سے ایک وقت آنے والا ہے جس دن عنقریب مصیبتیں ڈالنے والوں کو مصائب بھگتنے پڑیں گے۔[12]

iii. تفرقہ واختلاف کا سبب

قرآن میں اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے اور تفرقہ سے اجتناب کا حکم دیا گیاہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَلَا تَفَرَّقُوا"[13]

"اور اللہ کی رسی کو مل کر تھامے رکھو۔"[14]

اللہ کی رسی کو دین سے تعبیر کیا گیا ہے کہ یہی وہ رشتہ ہے جو ایک طرف مسلمانوں کا رشتہ اللہ کے ساتھ جوڑتا ہے اور دوسری طرف تمام اہلِ ایمان کو ملا کر ایک جماعت کی لڑی میں پرو دیتا ہے۔ اس رسی کو قرآن میں مضبوطی سے

تھامنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ مسلمانوں کی نگاہ میں اصل اہمیت دین کی ہو،اسی دین کی خدمت کے لئے وہ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں،اسی کی اقامت اور غلبہ کے لئے وہ کوشاں رہیں۔جب دین کی اساسی وبنیادی تعلیمات سے مسلمانوں کی توجہ کارخ ہٹ کر جزئیات وفروعات کی طرف منعطف ہوا تو ان میں تفرقہ واختلاف رونما ہوا[15]

iv. اختلاف کا منفی مطلب

فروعی مسائل میں ائمہ کا اختلاف ایک ناگزیر امر ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ امت مسلمہ کی کثیر تعداد کسی نہ کسی امام کی پیروی کرتی ہے۔حنفیہ،شافعیہ،حنابلہ اور مالکیہ کی بہت سی آراء ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ محض اختلاف کوئی اجنبی چیز نہیں چاہے وہ رائے کا ہو یا طرزِ عمل کا ہو لیکن جب کسی شعبہ میں اختلاف مخالفت میں بدل جائے اور پھر اس سے بھی آگے معاملہ تعصب اور شدت تک پہنچ جائے تو پھر نوبت لڑائیوں اور جھگڑوں تک پہنچ جاتی ہے۔ مذاہب کا آپس میں کسی مسئلہ میں اختلاف کا مطلب یہ نہیں کہ دوسرا مذہب یا شخص اس کا دشمن ہے یا جملہ مسائل میں اسے غلطی یا باطل پر سمجھتا ہے۔ اختلاف رائے کو مخالفت،عداوت اور عناد کے ساتھ خلط ملط نہ کیا جائے۔[16]

مولانا مودودیؒ سے ملاقات کرنے بعض ایسے حضرات بھی تشریف لاتے جن کے نظریات مولانا مودودی کے نظریات سے مختلف ہوتے۔ مولانا عبید اللہ سندھیؒ اپنے داماد کے ساتھ بھی اور تنہا بھی تشریف لاتے۔ان کے درمیان یہ طویل گفتگو مختلف فیہ مسائل تک بھی پہنچ جاتی رہی۔ لیکن مولانا سندھی کے اپنے نظریات میں انتہائی شدید ہونے کے باوجود بھی یہ ساری بات چیت ہمیشہ نہایت خوشگوار ماحول ہی میں ہوتی۔[17]

v. آراء و نظریات کے ردو قبول میں اعتدال

مولانا مودودیؒ فقہ و کلام کے مسائل میں معتدل رائے رکھتے ہیں۔ آپؒ نے کسی پر اپنی علمی تحقیق اور نظریات کو قبول کرنے پر اصرار اور جبر نہیں کیا۔ آپؒ نے واضح الفاظ میں اس حقیقت کو بیان کیا ہے، چنانچہ ایک موقع پر اراکین جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"ارکان جماعت کو میں خداوند برتر کا واسطہ دے کر ہدایت کرتا ہوں کہ کوئی شخص فقہی و کلامی مسائل میں میرے اقوال کو دوسروں کے سامنے حجت کے طور پر پیش نہ کرے۔ اسی طرح میرے ذاتی عمل کو بھی جسے میں نے اپنی تحقیق کی بناء پر جائز سمجھ کر اختیار کیا ہے، نہ تو دوسرے لوگ حجت بنائیں اور نہ بلا تحقیق محض میرا عمل ہونے کی حیثیت سے اس کا اتباع کریں۔ ان معاملات میں ہر شخص کے لئے آزادی ہے۔"[18]

آپ نےؒ اپنے مؤقف کی وضاحت یوں فرمائی کہ میری تحقیق کو اراکین جماعت ایک نقطۂ نظر کے طور پر دیکھیں۔ میری ذاتی رائے کو فیصلہ کن تصور نہ کیا جائے۔ اور اپنی مرضی سے جس نظریہ کو ردو قبول کریں ان پر کوئی پابندی نہیں اور میں اپنی تحقیق دوسرے اہل علم پر مسلط نہیں کرنا چاہتا اور نہ میں یہ پسند کرتا ہوں کی اظہارِ رائے اور تحقیقِ علم کے میدان میں مجھ پر پابندی عائد کر دی جائے۔

vi. فقہی و کلامی مسائل میں مؤقف

اصولی و فروعی مسائل میں آپؒ کا مؤقف بعض اہل علم سے مختلف نظر آتا ہے۔ آپؒ کے ہاں ہر شخص کو فقہی و کلامی معاملات میں آزادی دی جائے، اگر وہ خود صاحب علم و تحقیق ہے تو اپنی رائے پر عمل کرے اور اگر وہ خود علم نہیں رکھتا تو اس کو جس کی تحقیق پر اعتماد ہے اس کے قول کے مطابق عمل کرے۔ ان کے بقول جماعت کے جملہ ارکان اپنی رائے کا اظہار بھی کر سکتے ہیں اور مجھ سے اختلاف رائے بھی کر سکتے ہیں۔ تمام اراکین ایک دوسرے کے ساتھ فروعی مسائل میں اختلاف رائے رکھتے ہوئے اور ایک دوسرے کے ساتھ بحث تمحیص کرتے ہوئے بھی ایک جماعت بن کر رہ سکتے ہیں جیسے صحابہ کرام بھی آپس میں متعدد جزئیات و فروعات میں اختلاف رکھتے ہوئے بھی ایک جماعت بن کر رہتے تھے۔[19]

vii. جماعت اسلامی میں شمولیت کی آزادی

مولانا مودودیؒ نے جماعت اسلامی کی بنیاد خالص اسلامی اصولوں پر رکھی۔ مسلکی تشخص سے بالاتر ہو کر ہر عاقل بالغ شخص خواہ مرد ہو یا عورت، بلا امتیاز قوم، برادری اور نسل کے جماعت کا رکن بن سکتا ہے۔ جماعت اسلامی کا بنیادی عقیدہ (اللہ کی وحدانیت اور رسالت محمد ﷺ کی تصدیق واقرار) کو اس کی دستور کے موافق تشریح کو سمجھتے ہوئے اس کو تسلیم کرنا کہ یہی اس کا عقیدہ ہے کہ وہ اللہ کی ذات کو گواہ بنا کر یہ شہادت دے کہ وہ اللہ کے سوا کسی کو الٰہ اور معبود نہیں مانتا جماعت اسلامی میں ہر وہ شخص شامل ہو سکتا ہے جو جماعت کے عقیدے کی تشریح کو سمجھ کر اس کے ساتھ متفق ہو جائے، اور اس عقیدے میں تمام دینی سیاسی جماعتیں شامل ہیں کیونکہ ہر جماعت کی بنیاد کلمہ توحید اور رسالت کے عقیدے پر قائم ہے۔ جماعت اسلامی کی اس فکر نے تمام مسالک و مکاتب سے وابستہ افراد کے لئے جماعت میں شمولیت کے راستے ہموار کر دیئے ہیں جو جماعت کے مقاصد اور نصب العین کے ساتھ اتفاق کرتے ہوں ،خواہ ان کا تعلق کسی نسل، خاندان اور برادری سے ہو۔[20]

viii. ماہنامہ ترجمان القرآن

سید مودودیؒ نے ۱۹۳۲ء کو ماہنامہ ترجمان القرآن کی ادارت سنبھالی۔ آپؒ کی زیرِ ادارت یہ رسالہ نصف صدی تک احیاءِ دین اور تعبیر دین کا نقیب رہا۔ اس میں وہ دعوت پیش کی گئی جو جماعت اسلامی کی تشکیل پر منتج ہوئی۔[21] اس رسالہ کا مقصد قرآنی علوم کی اشاعت وترویج اور لوگوں تک اللہ کے پیغام کی تبلیغ تھا۔ سید مودودیؒ کے پیشِ نظر اس مجلّہ کے اجراء میں جو جذبہ کارفرما تھا وہ ہندوستان کے مسلمانوں کو اللہ کے دین کے غلبہ کے لئے جہاد فی سبیل اللہ کی دعوت دینا تھا۔ دنیا میں رواج پانے والے افکار و تصورات کی قرآنی نقطہ نظر سے تنقیح و تنقید کرنا اور معاشی ،معاشرتی، سیاسی اور سائنسی زندگی کے میدان میں قرآن وسنت کے فراہم کردہ قواعد کی روشنی میں تشریح کرنا، مسلمانوں اور غیر مسلموں کو مطالعہ قرآن کے دوران پیش آنے والے شکوک وشبہات کا ازالہ کر کے ان کے لئے

فہم کو آسان بنانے میں مدد کرنااور حالات کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے شرعی اصولوں کا انطباق اس جریدہ کے خاص مقاصد تھے۔[22]

آپؒ کے ماہنامہ ترجمان القرآن میں اتحاد امت، مسلکی ہم آہنگی، متعصبانہ مذہبی اختلاف و فرقہ وارانہ شدائد میں معتدل آراء اور افکارِ وحدت پیش کی گئی ہیں۔

ix. اتحاد امت کی بنیاد

پانچ وقت کی نماز باجماعت امت کو متحد کرنے کی میں اہم کردار ادا کرتی ہے، لیکن نماز کے اعمال میں اختلاف کی وجہ سے اتحاد کے بجائے انتشار پیدا ہو رہا ہے جو انتہائی افسوسناک پہلو ہے۔ نماز کے اعمال کے متعلق جو روایات ملتی ہیں ان کے مختلف درجات ہیں، ان میں بعض کے حق میں صحیح اور بعض کے لئے ضعیف روایت ملتی ہیں۔ بعض اعمال میں روایات بھی موجود ہیں اور عملی تواتر بھی موجود ہے تاہم یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ امت نے نماز ادا کرنا ان قولی روایت سے قبل متواتر عملی روایات سے سیکھی ہے جن کی حیثیت ایسی سنت کی ہے جو متواتر عملی ہے۔ لیکن اس حقیقت کو مد نظر رکھنا چاہیے کہ فقہائے کرام نے اپنے زمانے امت کو نماز کے مختلف احوال میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ جو طریقہ ان کو زیادہ پسند آیا اس کو اختیار کیا۔ ائمہ نے ان طریقوں میں اس رائج شدہ طریقہ کو اختیار کیا جو ان تک عملی تواتر[23] کے ذریعہ پہنچا تھا۔ اس حقیقت کو سمجھ لینے کے بعد نمازوں کے متعلق یہ رویہ ہرگز نہیں ہونا چاہیئے کہ نماز کا صرف وہ طریقہ ہی صحیح ہے جو روایات میں مذکور ہے بلکہ اس کے علاوہ امت کے تعامل سے جو نماز ثابت ہے اس کو غلط کہنا بھی ناانصافی ہے۔ نماز کے جن طریقوں کو ائمہ اربعہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے وہ درحقیقت اس زمانے کی امت کا عمل ہوتا ہے۔[24]

x. فقہی اختلاف کے باوجود اتحادِ امت

مولانا مودودیؒ نماز کو اتحاد امت کی اساس قرار دیتے ہیں۔ آپؒ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

"فقہی اختلافات بہر حال فروعی ہیں۔ ان فروعی اختلافات کی بنا پر نمازیں الگ کرنا تفرق فی الدین ہے۔ جس کو قرآن نے گمراہی قرار دیا ہے۔ نمازیں الگ کر لینے کے بعد مسلمانوں کی ایک امت نہیں رہ سکتی اور اس کا امکان نہیں ہے کہ جو لوگ مل کر نماز نہیں پڑھ سکتے وہ دین کو قائم کرنے اور قائم رکھنے کی سعی میں متحد ہو کر کام کر سکیں گے۔"[25]

صحابہ و تابعین میں اس چیز کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ انہوں نے فقہی اختلافات کی بنا پر نمازوں کو الگ کیا ہو اور اپنی مسجدیں تعمیر کی ہوں۔ لیکن سب ایک ہی جماعت میں نماز پڑھتے تھے۔ یہی طریقہ ائمہ مجتہدین کا بھی رہا۔ یہ چیز اب نظری نہیں رہی بلکہ صدیوں کے علمی تجربے نے اسے ثابت کر دیا ہے۔ لہٰذا جو لوگ اپنے اختلافات کی وجہ سے نمازوں کی علیحدگی پر اصرار کرتے ہیں وہ دراصل دین کی جڑ پر ضرب لگاتے ہیں۔"[26]

xi. دیگر مسالک کی اقتداء میں نماز

وہ اختلافی مسائل جو نماز کی ادائیگی کے دوران پیش آتے ہیں اور جن کی بنا پر جماعت کے ساتھ شرکت نہ کرنے کا جواز پیش کیا جاتا ہے، ان کے بارے میں مولانا مودودیؒ فرماتے ہیں:

"جو شخص امام کے پیچھے کسی صورت میں بھی فاتحہ نہیں پڑھتا یا ہر حال میں پڑھتا ہے، ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس کی نماز نہیں ہوئی۔ کیونکہ دونوں مسلکوں کی تائید میں دلائل موجود ہیں۔ اور وہ شخص جان بوجھ کر حکم کی خلاف ورزی نہیں کر رہا بلکہ جو حکم اس کے نزدیک دلیل سے ثابت ہے، اسی پر عمل کر رہا ہے، لہٰذا اس پر وہ الزام نہیں رکھا جا سکتا جو حکم شرعی کی بالقصد مخالفت کرنے والے پر رکھا جاتا ہے۔"[27]

نبی کریم ﷺ سے مختلف اوقات میں مختلف طریقوں سے روایات منقول ہیں اور اسی طرح صحابہ کرام نے بھی متعدد انداز میں نماز کے افعال سر انجام دیئے ہیں اب ایک شخص جس طریقہ کی بھی پیروی کرتا ہے، وہ صاحبِ

شریعت ہی کا مطیع ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھا جائے یا اسے اپنے ہی پسندیدہ طریقہ کی طرف تشدد سے کھینچا جائے۔

xii. اختلافی مسائل پر تفرقہ بازی کی ممانعت

ائمہ سلف میں سے کسی سے یہ منقول نہیں کہ انہوں نے یہ کہا ہو کہ جس طریقے کو ہم نے راجح یا اولیٰ قرار دیا ہے صرف وہ ہی آپ ﷺ سے منقول ہے دوسرے منقول نہیں، بلکہ وہ یہ کہتے تھے کہ ہمارے نزدیک تو یہ عمل راجح ہے یہ آپ ﷺ کا معمول تھا اور دوسرے طریقوں پر بھی آپ ﷺ کبھی کبھار عمل فرمالیا کرتے تھے۔ یعنی ان کا آپس کا اختلاف افضل اور غیر افضل کا تھا، لہٰذا جو جس انداز کے مطابق نماز ادا کرتا ہے وہ حدیث کی پیروی میں ہی نماز ادا کر رہا ہے اس کے عمل پر نکیر کرنے سے در حقیقت حضور ﷺ کے عمل کی اتباع پر نکیر کرنا لازم آتا ہے۔ ایسے مسائل پر نمازوں اور مسجدوں کو الگ کرنے اور باہم فرقوں میں منقسم ہونے کی اجازت نہیں اور نہ ہی ائمہ کے مقلدین اور اہل حدیث دونوں کے لئے زیب دیتا ہے کہ وہ ان فروعی مسائل کی وجہ سے ایک دوسرے سے ترک تعلق کریں۔[28]

xiii. لسانی و قومی تعصب کا خاتمہ

امتِ مسلمہ وطن، رنگ، نسل، زبان اور قوم کے لحاظ سے بھی متفرق ہے۔ یہ سارے امتیازات اللہ کے تخلیق کردہ ہیں، جن کا تعلق تکوینی امور سے ہے جو بندوں کے اختیار سے باہر ہیں۔ کوئی انسان اپنی مرضی سے من پسند رنگ، زبان اور قوم نہیں اپنا سکتا بلکہ اسے اللہ کے امر کو چاروناچار تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ یہ اللہ کی عطاء ہے جسے وہ اپنے علم وحکمت کے تحت جسے چاہتا ہے نوازدیتا ہے اس پر فخر اور اترانے کی اجازت ہے۔ قرآن میں اللہ پوری نوع انسانی کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ[29]

ترجمہ: "اے لوگو! حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے، اور تمہیں مختلف قوموں اور خاندانوں میں اس لئے تقسیم کیا ہے تا کہ تم ایک دوسرے کی پہچان کر سکو۔ در حقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہو۔ یقین رکھو اللہ سب کچھ جاننے والا، ہر چیز سے باخبر ہے۔"[30]

اس آیت کے ذیل میں مولانا مودودیؒ کی تفسیر کا مطالعہ کرنے سے قومی و لسانی تعصب کے خاتمہ کے حوالے سے آپ کی افکار کے تین بنیادی پہلو سامنے آتے ہیں:

پہلا یہ کہ تم سب کی اصل ایک ہے، تم سب ایک باپ اور ایک ماں سے پیدا ہوئے۔ آج پوری دنیا میں تمھاری جتنی نسلیں پائی جاتی ہیں وہ حقیقت میں شاخیں ہیں جو دنیا میں پھیل گئی ہیں ان کی اصل وہی ایک ماں اور باپ ہیں۔ ایسا نہیں کہ کچھ انسانوں کی تخلیق اعلیٰ اور پاک مادے سے ہوئی ہو اور کچھ کی گھٹیا مادے سے۔ تمام انسانوں کا طریقہ تخلیق بھی ایک ہے، کسی انسان کا طریقہ پیدائش دوسرے سے بہتر اور مختلف نہیں۔[31]

دوسرا یہ کہ تم سب کی نسل کا بڑھنا اور پھر دنیا کے مختلف بعید اور قریب کے خطوں میں آباد ہونا ایک ناگزیر امر ہے اس لئے مختلف زبانوں، قبائل اور نسلوں میں منقسم ہونا فطری تقاضا تھا کیوں کہ ساری روئے زمین پر بسنے والی انسانوں کی ایک نسل، رنگ اور زبان تو نہیں ہو سکتی۔ فطرت کے اس اختلاف کا تقاضا یہ نہیں کہ اس بنیاد پر شریف اور کمینے، افضل اور ارذل کے امتیازات گھڑ لئے جائیں،[32]

تیسرا اصول جو اس آیتِ مبارکہ میں بیان کیا گیا جس کو قرآن نے فضیلت کی کسوٹی قرار دیا وہ خدا خوفی ہے، جو دوسروں سے بڑھ کر اللہ سے ڈرنے والا، فسق، فجور اور معصیات سے اجتناب کرنے والا اور نیکی و پارسائی کی روش اختیار کرنے والا ہو۔ ان صفات کا حامل کسی بھی نسل، قوم اور علاقے سے تعلق رکھنے والا ہو وہ اس تقویٰ کی بناء پر برتر اور قابلِ قدر انسان ہے۔ جس کا معاملہ اس کے بر عکس ہے اس کا تعلق خواہ کتنے ہی اعلیٰ خاندان سے چاہے وہ مشرق کا ہو یا مغرب کا، وہ بہر حال کمتر درجہ کا انسان ہے۔[33]

مذکورہ بالا سطور میں جو حقائق قرآن نے بیان کئے ہیں ان کو حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے ارشاداتِ گرامی میں مزید کھول کر بیان فرمایا ہے۔

"يَاأَيُّهَا النَّاسُ، أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ،وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ، أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ، وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ، وَلَا أَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ، وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ، إِلَّا بِالتَّقْوَى"[34]

"اے لوگو! خبر دار رہو تم سب کا خدا ایک ہے اور تم سب کا باپ ایک ہے۔ خبر دار رہو کسی عرب کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو عرب پر، اور کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت حاسل نہیں ہے، مگر تقویٰ کے اعتبار سے۔"

اسلام کی یہ تعلیمات الفاظ کی حد تک صرف محدود نہیں تھیں بلکہ آپ ﷺ کے ان فرامین کی روشنی میں عالمگیر برادری پر مشتمل ایسا اسلامی معاشرہ تشکیل پایا جس میں ذات پات، اونچ نیچ اور مہتر و کہتر کی کوئی تمیز نہیں تھی، بلکہ سب کو مساویانہ حقوق ملتے تھے اور نہ لوگوں کے ساتھ قوم و نسل کی بنیاد پر کوئی امتیازی برتاؤ کیا جاتا تھا۔

xiv. کارکنان کو مخالفین کے رویوں پر صبر کی ہدایت

آپؒ اپنے کارکنان کو مخالفین کے رویوں پر صبر کی تلقین فرماتے اور اس کے لئے آپؒ صرف زبانی باتوں پر اکتفاء نہ کیا بلکہ عملی مظاہرہ بھی کر کے دکھایا۔ مولانا مودودیؒ کی رہائش گاہ اچھرہ (لاہور) میں تھی اور وہ بالعموم نماز جمعہ کے لئے اپنے گھر سے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر واقع جامعہ اشرفیہ جاتے تھے۔ اگر کبھی دیر ہو جاتی تو وہ اچھرہ کے ایک مشہور مناظر کی مسجد میں جا کر پڑھتے تھے۔ سید مودودیؒ اپنے ایک دیرینہ تنظیمی کارکن شیریں خاں کے ہمراہ مولانا اچھروی کی مسجد میں پہنچے تو خطیب نے اپنی تنقید کے تیروں کا رُخ ان کی جانب کر دیا۔ یہ دیکھ کر شیریں خاں کو بہت غصہ آیا اور دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا رہے تھے کہ ان کی نظر مولانا مودودیؒ کے چہرے پر پڑی۔ وہ یہ دیکھ کر بڑے حیران ہوئے کہ وہ نہایت پُر سکون ہیں اور اس طرح تقریر سن رہے ہیں جیسے ان کے خلاف کوئی بات ہی نہیں ہو رہی۔ نماز جمعہ ختم ہوئی اور واپسی پر شیر ں خاں نے مولانا مودودی سے کہا: آپ بھی عجیب آدمی ہیں سامنے بیٹھ کر

گالیاں کھاتے رہے۔ تو ہمیں کیا کرنا چاہیے تھا؟ مولانا نے استفسار کیا۔ کم از کم ہمیں وہاں سے اُٹھ آنا چاہیے تھا۔ خاں صاحب! کیا ہم اتنی سی بات کے لئے نماز چھوڑ دیتے کہ وہ ہمیں بُرا بھلا کہہ رہے تھے۔ بھائی ہمارا کیا گیا خطیب صاحب کے دل کا غبار نکل گیا۔[35]

xv. فرقہ بندی کا حل

مولانا مودودیؒ نے فرقہ واریت کے حل کے لئے جماعت کے جملہ اراکین کو روزِ اول سے متنبہ فرمایا کہ جماعت اسلامی کی بنیاد ہی اس اصول پر رکھی گئی ہے کہ ہر شخص جس تعبیر کو صحیح سمجھتا ہے اس پر عمل کرے لیکن دوسرا جو الگ تعبیر کو مانتا ہے اس پر زبردستی اپنی تعبیر کو نہ ٹھونسے اور دوسرا شخص جس تعبیر کو صحیح سمجھ کر اس پر عمل کرنا چاہتا ہے تو بے شک کرے لیکن اس سے مختلف تعبیر رکھنے والے سے اس پر عمل کا مطالبہ نہ کرے اور نہ جھگڑ اور بحثیں کرے۔ اور آپس میں دونوں اس بات اتفاق کریں کہ ہمیں وہ نظام قائم کرنا ہے جس کی بنیاد قرآن وسنت کی تعلیمات ہیں، اس طرح جماعت نے ہر مسلک اور فرقہ کے لوگوں کو اپنے ساتھ ملا دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت اسلامی میں دیوبند، بریلوی، اہلحدیث تمام مسالک کے لوگ شامل ہیں۔ اہل تشیع مکتبِ فکر کی شمولیت پر بھی جماعت کی طرف سے کوئی قدغن نہیں، چنانچہ مستقبل میں جماعت کا حصہ بنے کی توقع کی جاسکتی ہے۔[36]

نتائجِ بحث

مذکورہ بحث کی روشنی میں درج ذیل نتائج حاصل ہوئے ہیں:

1. مولانا مودودیؒ کے مؤقف کے مطابق اتحاد امت اسلام کا بنیادی تقاضا ہے اور تکفیر، تفسیق اور مذہبی عدم برداشت کا رویہ دینِ اسلام کی ترویج میں مزاحم ہے۔

2. سید مودودیؒ زندگی بھر اس اصول پر کاربند رہے کہ تعصب، تشدد اور فرقہ واریت اسلامی انقلاب کے راستے میں رکاوٹ ہے۔

3. آپؒ کے نزدیک معاشرتی وذہنی اصلاح کے لئے تعلیم وتربیت، ترغیب اور تلقین کا ذریعہ نہایت مؤثر اور دائمی ثابت ہوتا ہے۔ زبردستی اور اکراہ کے آلات و ذرائع فائدہ پہنچانے کے بجائے نقصان کا باعث بنتے ہیں۔

4. آپؒ نے امت کے انتشار اور افتراق کا سبب یہ بیان فرمایا کہ جب دین کی اساسی وبنیادی تعلیمات سے مسلمانوں کی توجہ کا رخ ہٹ کر جزئیات و فروعات کی طرف منعطف ہوا تو ان میں تفرقہ واختلاف رونما ہوا۔

5. مختلف مکاتبِ فکر کے مابین مسلکی ہم آہنگی قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ کسی پر اپنی علمی تحقیق اور نظریات کو قبول کرنے پر اصرار اور جبر نہ کیا جائے۔ اختلاف رائے کو مخالفت، عداوت اور عناد کے ساتھ خلط ملط نہ کیا جائے۔ اس طرح تمام مسالک فروعی مسائل میں اختلاف رائے رکھنے کے باوجود بھی ایک جماعت بن کر رہ سکتے ہیں۔

6. آپؒ نے فروعی اختلافات کی بنا پر نمازیں اور مسجدیں الگ کرنے کو تفرق فی الدین قرار دیا ہے جو قرآن کی تعلیمات کے مطابق حرام ہے۔ نمازیں الگ کر لینے کے بعد مسلمان ایک امت کی حیثیت سے نہیں رہ سکتے۔

7. پانچ وقت کی نماز باجماعت امت کو متحد کرنے کی میں اہم کردار ادا کرتی ہے، لیکن نماز کے اعمال میں اختلاف کی وجہ سے اتحاد کے بجائے انتشار پیدا ہو رہا ہے جو انتہائی افسوسناک پہلو ہے۔ نماز کے جن طریقوں کو ائمہ اربعہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے وہ درحقیقت اس زمانے کی امت کا عمل ہوتا ہے، لہٰذا تمام مسالک وسعتِ ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نماز کے مروجہ تمام طریقوں کو سنت کے مطابق سمجھیں۔

8. آپؒ نے تعصب کی بناء پر مذہبی بحث ومباحثہ کرنے سے منع فرمایا اور اپنے کارکنان کو مخالفین کے رویوں پر صبر کی تلقین فرمائی کیوں ایسے مسلکی مناظرے وحدتِ امت کو پارہ پارہ کرنے کا باعث بنتے ہیں۔

حوالہ جات

[1]Sally Wehmeier, ed. *Oxford Advance Learner's Dictionary* (Tehran: National Librar)y of Iran, 2000), pp. 689, 1154.

[2] پروفیسر فتح محمد ملک، قانونی انگریزی اردو لغت، مقتدرہ قومی زبان پاکستان، پطرس بخاری روڈ ایچ ۸۔۴، اسلام آباد، ط:۲۰۰۸ء، ص:۱۷۱۶

Professor Fatah Muhammad Malik, Qawani Angrezi Urdu Lughat, Muqtadira Qaumi Zaban Pakistan, Patras Bukhari Road, 8-4, Islamabad, Ta: 2008 AD, Page: 1716

[3]میر افسر امان، جماعت اسلامی کیا چاہتی ہے؟، اسلامک پبلی کیشنز، ط:۲۰۲۱ء، ص:۲۱

Mir Afsar Aman, Jamaat-e-Islami Kia Chahti Hai?, Islamic Publications, Ta: 2021 AD, Page: 21

[4]ابوالآفاق، ایم اے، سید ابوالاعلی مودودی، سوانح، افکار، تحریک، اسلامک پبلی کیشنز لمیٹیڈ، لاہور، ط:۱۹۷۱ء، ص:۴۵

Abul A'la, M.A., Sayyid Abul Ala Maududi, Sawaaneh, Afkar, Tehreek, Islamic Publications Limited, Lahore, Ta: 1971 AD, Page: 45

[5]نعمانی عاصم، تصوف اور تعمیرِ سیرت، مولانا مودودیؒ کی تحریروں کی روشنی میں، اسلامک پبلی کیشنز لمیٹیڈ، لاہور، ط:۱۹۷۲ء، ص:۳۱

Naumani Asim, Tasawwuf aur Tameer-e-Seerat, Maulana Maududi ki Tahriron ki Roshni Mein, Islamic Publications Limited, Lahore, Ta: 1972 AD, Page: 31

[6]محمد یوسف، بھٹہ، مولانا مودودی اپنی اور دوسروں کی نظر میں، ادارہ معارف اسلامی، لاہور، ۱۹۸۴ء، ص:۷

Muhammad Yusuf, Bhatti, Maulana Maududi Apni Aur Dosron Ki Nazar Mein, Idara Maarif Islami, Lahore, 1984 AD, Page: 7.

[7]ابوالآفاق، ایم اے، سید ابوالاعلی مودودیؒ، سوانح، افکار، تحریک، اسلامک پبلی کیشنز لمیٹیڈ، لاہور، ط:۱۹۷۱ء، ص:۷

Abul A'la, M.A., Sayyid Abul Ala Maududi, Sawaaneh, Afkar, Tehreek, Islamic Publications Limited, Lahore, 1971 AD, Page: 7

[8] مریم جمیلہ، اسلام ایک نظریہ، ایک تحریک، سنت نگر لاہور، ط:۱۹۷۸ء، ص:۲۹۹

Mariam Jameela, Islam Ek Nazariya, Ek Tehreek, Sunnat Nagar Lahore, 1978 AD, Page: 299.

[9]مودودیؒ، سید ابوالاعلیٰ، مولانا، ماہنامہ ترجمان القرآن، اکتوبر ۱۹۴۵ء، ص:۹۱

Maududi, Sayyid Abul Ala, Maulana, Mahnama Tarjuman al-Quran, October 1945 AD, Page: 91.

[10]مودودیؒ، سید ابوالاعلیٰ، مولانا، ماہنامہ ترجمان القرآن، لاہور، ستمبر ۱۹۵۴ء، ص:۴۶

Maududi, Sayyid Abul Ala, Maulana, Mahnama Tarjuman al-Quran, Lahore, September 1954 AD, Page: 46.

[11]مودودیؒ، سید ابوالاعلیٰ، مولانا، تفہیمات،، سوم، ستمبر ۱۹۶۷ء، ص:۳۶۲

Maududi, Sayyid Abul Ala, Maulana, Tafheemat, Vol. 3, September 1967 AD, Page: 362.

[12]مودودیؒ، سید ابوالاعلیٰ، مولانا، تصریحات، مرتب: سلیم منصور خالد، البدر پبلی کیشنز، لاہور، ط:۱۹۹۲ء، ص:۱۹۲

Maududi, Sayyid Abul Ala, Maulana, Tashrihat, Compiled by: Salim Mansoor Khalid, Al-Badar Publications, Lahore, 1992 AD, Page: 192.

[13]سورۃ ال عمران، ۳:۱۰۳

Surah Al-Imran, 3:103.

[14] عثمانی، محمد تقی، مفتی، آسان ترجمہ قرآن، مکتبہ معارف القرآن کراچی، ط:۲۰۱۱ء، ج:۱، ص:۲۱۲

Usmani, Muhammad Taqi, Mufti, Asan Tarjuma Quran, Maktaba Maarif al-Quran Karachi, 2011 AD, Vol. 1, Page: 212.

[15] مودودیؒ، سید ابوالاعلیٰ، مولانا، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور، ط:۲۰۱۶ء، ص:۲۳۹

Maududi, Sayyid Abul Ala, Maulana, Tafheem-ul-Quran, Idara Tarjuman al-Quran, Ghazni Street, Urdu Bazaar, Lahore, 2016 AD, Page: 239.

[16] ماہنامہ ترجمان القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، ذیلدار پارک، اچھرہ، لاہور، ط: اگست ۲۰۲۱ء، ص:۶

Mahnama Tarjuman al-Quran, Idara Tarjuman al-Quran, Zaildar Park, Ichhra, Lahore, August 2021 AD, Page: 6.

[17] جمیل رانا، سلیم منصور خالد، تذکرہ سید مودودی، ادارہ معارف اسلامی، ط: لاہور ۱۹۹۸ء، ج:۳، ص:۸۳۶

Jamil Rana, Salim Mansoor Khalid, Tazkira-e-Sayyid Maududi, Idara Maarif Islami, Lahore, 1998 AD, Vol. 3, Page: 836.

[18] روداد جماعت اسلامی (اول، دوم)، شعبہ تنظیم، جماعت اسلامی، ارقم آفاق پریس، لاہور ط:۲۰۱۵ء، ص:۳۱

Roedad Jamaat-e-Islami (Awal, Dovum), Shuba-e-Tanzim, Jamaat-e-Islami, Arqam Afak Press, Lahore, 2015 AD, Page: 31.

[19] روداد جماعت اسلامی (اول، دوم)، شعبہ تنظیم، جماعت اسلامی، ارقم آفاق پریس، لاہور ط:۲۰۱۵ء، ص:۳۱

Roedad Jamaat-e-Islami (Awal, Dovum), Shuba-e-Tanzim, Jamaat-e-Islami, Arqam Afak Press, Lahore, 2015 AD, Page: 31.

[20] دستور، جماعت اسلامی پاکستان، ص:۱۶

Dastoor, Jamaat-e-Islami Pakistan, Page: 16.

[21] ماہنامہ ترجمان القرآن-اشاعت خاص، ادارہ ترجمان القرآن، ذیلدار پارک، اچھرہ، لاہور، ط: اکتوبر ۲۰۰۳ء، ص:۱۳۹

Mahnama Tarjuman al-Quran - Isha'at Khas, Idara Tarjuman al-Quran, Zaildar Park, Ichhra, Lahore, October 2003 AD, Page: 139.

[22] آباد شاہ پوری، تاریخ جماعت اسلامی (حصہ اول)، ادارہ معارف اسلامی، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور ط:۱۹۹۸ء، ص:۲۱۶

Abad Shahpuri, Tareekh Jamaat-e-Islami (Part 1), Idara Maarif Islami, Mansoora, Multan Road, Lahore, 1998 AD, Page: 216.

[23] یعنی ائمہ مجتہدین نے امت کو نماز اس طریقہ پر سکھائی جس طرح انہوں نے اپنے وقت کی امت سے سیکھی تھی، اس یقین کے ساتھ کہ یہی اللہ کے رسول کی نماز ہے اور اسی طریقہ کو کتابوں میں مدون کیا گیا۔ ہر امام نے حالت شعور میں اپنے دور کے لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے پایا۔

[24] ڈاکٹر محی الدین غازی، ماہنامہ ترجمان القرآن، جولائی ۲۰۱۶ء، ج:۶، عدد:۷، ص:۴۷

Dr. Muhyuddin Ghazi, Mahnama Tarjuman al-Quran, July 2016 AD, Vol. 6, Issue: 7, Page: 47.

[25] مودودیؒ، سید ابولاعلیٰ، مولانا، رسائل و مسائل (اول)، اسلامی پبلی کیشنز لاہور، ط:۱۹۴۵ء، ص:۲۵۳

Maududi, Sayyid Abul Ala, Maulana, Risalat wa Masa'il (Part 1), Islamic Publications Lahore, 1945 AD, Page: 253.

[26] مودودیؒ، سید ابولاعلیٰ، مولانا، رسائل و مسائل (اول)، اسلامی پبلی کیشنز لاہور، ط:۱۹۴۵ء، ص:۲۵۳

Maududi, Sayyid Abul Ala, Maulana, Risalat wa Masa'il (Part 1), Islamic Publications Lahore, 1945 AD, Page: 253.

[27] رسائل و مسائل (اول)، ص:۲۴۰

Risalat wa Masa'il (Part 1), Page: 240.

[28] رسائل ومسائل (اول)، ص:۱۴۱

Risalat wa Masa'il (Part 1), Page: 141.

[29] سورۃ الحجرات، ۴۹:۱۲

Surah Al-Hujurat, 49:12.

[30] عثمانی، مفتی محمد تقی، آسان ترجمہ قرآن، مکتبہ معارف القرآن کراچی، ط:۲۰۱۱ء، ج:۳، ص:۱۵۸

Usmani, Mufti Muhammad Taqi, Asan Tarjuma Quran, Maktaba Maarif al-Quran Karachi, 2011 AD, Vol. 3, Page: 158.

[31] مودودی، سید ابوالاعلیٰ، مولانا، تفہیم القرآن، ادارۃ ترجمان القرآن، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، ج:٦، ص٩٦

Maududi, Sayyid Abul Ala, Maulana, Tafheem-ul-Quran, Idara Tarjuman al-Quran, Ghazni Street, Urdu Bazaar, Lahore, Vol. 6, Page: 96.

[32] تفہیم القرآن، ج:٦، ص٩٦

Tafheem-ul-Quran, Vol. 6, Page: 96.

[33] ایضاً ج:٦، ص٩٦

Tafheem-ul-Quran, Vol. 6, Page: 96.

[34] شیبانی، ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن حنبل، مسند امام احمد بن حنبل، مؤسسۃ الرسالۃ، ۲۰۰۱ء، رقم الحدیث:۲۳۴۸۹، ج:۳۸، ص:۴۸۴

Shibani, Abu Abdullah, Ahmad bin Muhammad bin Hanbal, Musnad Imam Ahmad bin Hanbal, Mu'assasat al-Risalah, 2001 AD, Hadith Number: 23489, Vol. 38, Page: 484.

[35] عباسی، شفیق الرحمٰن، فروعی اختلافات کی شرعی حیثیت، البدر پبلی کیشنز لاہور، ص:۳۴

Abbasi, Shafiq-ur-Rahman, Furui Ikhtilafat Ki Sharai Haisiyat, Al-Badar Publications Lahore, Page: 34.

[36] http://fb.watch/cvyLaWx4Tm/,Accessed Date:20/4/2022,Time:2:31PM,